

رمضان کی آمد مرحبا

محمد طفیل احمد مصباحی

”مسلمان ماہ رمضان کو غنیمت سمجھیں، ہر رات کی قدر کریں، بلکہ اس کی ہر ساعت، ہر گھڑی کو نعمت الہی تصور کریں اور ہر وقت کار خیر میں کمر بستہ رہیں اور بالخصوص اس عزت والی رات (شب قدر) کی قدر کریں جو ایک ہزار دنوں اور راتوں سے افضل ہے۔“ (معارف حدیث، ص: ۶۵)

قرآن کریم میں جہاں روزے کی فرضیت کا ذکر ہے وہیں یہ بھی ذکر ہے کہ روزہ ایک قدیم عبادت ہے۔ تمام شریعتوں میں روزہ فرض تھا اگرچہ اس کے ایام اور احکام جدا گانہ تھے۔ روزہ، تقویٰ و طہارت، تزکیہ نفس اور صفائی قلب کا بہترین ذریعہ ہے۔ بندہ مومن روزہ جیسی عبادت کے ذریعہ زہد و تقویٰ اور طہارت نفس کے بلند ترین مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ ایمان کامل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایک بندہ مومن زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے تقویٰ اور قرب الہی حاصل کرے۔

احادیث طیبہ میں رمضان المبارک اور روزے کی بے شمار فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ چند احادیث بطور مثال پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کی توفیق دے۔

بخاری و مسلم کی یہ متفق علیہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه.

ترجمہ: یعنی جو ایمان و اخلاص سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

رمضان کی رات میں قیام کرنے سے مراد نماز تراویح کا ادا کرنا ہے۔ لہذا جو لوگ ماہ رمضان میں دن کو روزے رکھیں اور رات تراویح، نوافل اور ذکر و اذکار میں گزاریں تو ان کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میری امت کو

یہ بیچے رمضان کا مبارک مہینہ عالم اسلام کی دہلیز پر پھر دستک دے رہا ہے۔ سال میں صرف ایک بار آنے والا یہ مہمان اپنے ساتھ ڈھیر ساری سوغات اور تحائف لے کر آتا ہے اور اپنے دامن کرم میں ہم گنہ گاروں کے لیے رحمت و مغفرت کا سامان لے کر آتا ہے۔ یہ مہمان تنہا نہیں آتا بلکہ اپنے ساتھ فرشتوں کی نوری جماعت بھی لے کر آتا ہے۔ اللہ کے یہ مقدس فرشتے ماہ رمضان کا شان دار استقبال کرنے والوں کے حق میں دعا و استغفار کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کا بے پناہ فضل و احسان ہے امت محمدیہ پر کہ اس نے رمضان المبارک جیسا فضیلت و برکت والا مہینہ عطا فرمایا۔ حضور سید عالم ﷺ نے رمضان المبارک کو ”سید الشہود“ یعنی تمام اسلامی مہینوں کا سردار، رحمت و مغفرت اور جہنم سے آزادی کا پروانہ دینے والا مہینہ قرار دیا۔ یہ وہ مبارک و مسعود مہینہ ہے جس میں رحمت الہی کی بارشیں جھما جھم برستی ہیں اور ان کی برکتوں سے دلوں کو تقویٰ، نگاہوں کو حیا اور خیالوں کو پاکیزگی نصیب ہوتی ہے۔

رمضان کے آتے ہی آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں (یعنی بندوں کے اعمال صالحہ مقبول ہوتے ہیں اور رحمت الہی کا مسلسل نزول ہوتا ہے)، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینہ میں انسان جو بھی گناہ کرتا ہے وہ اپنے نفس امارہ کی شرارتوں کی وجہ سے کرتا ہے نہ کہ شیطان کے بہکانے سے۔

خوش نصیب ہیں وہ حضرات جو عبادت الہی میں مشغول ہو کر اس ماہ مبارک سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور آخرت کا توشہ جمع کرتے ہیں اور کم نصیب ہیں وہ لوگ جو سستی اور غفلت کے باعث روزہ جیسی عبادت سے محروم رہتے ہیں۔

حضور سرکار حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اسی غفلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمائی ہے:

ماہِ رمضان میں پانچ چیزیں خاص طور سے عنایت کی گئی ہیں: ① - روزے دار کے منہ کی بوالہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ② - ان کے لیے دریا کی مچھلیاں دعاے مغفرت کرتی ہیں اور یہ سلسلہ افطار تک جاری رہتا ہے۔ ③ - اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو آراستہ فرماتا ہے اور کہتا ہے، قریب ہے کہ میرے نیک بندے اپنے اوپر سے دنیا کا بوجھ اتار کر تیری جانب آئیں۔ ④ - سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔ ⑤ - آخری شب میں ان کے لیے مغفرت کی جاتی ہے۔

حضرت جبریل امین نے قصداً روزہ نہ رکھنے والے کے حق میں ہلاکت کی دعا کی اور حضور ﷺ نے اس پر آمین کہا۔ اللہ کی پناہ!

روزہ کے جسمانی و روحانی فوائد:

روزہ وہ محبوب عبادت ہے جس میں بے شمار روحانی و جسمانی فوائد ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لکل شیءٍ زكوةٌ و زكوةُ المسجد الصوم۔

ترجمہ: ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

یعنی جس طرح مال کی زکوٰۃ نکالنے سے مال پاک صاف اور چوروں سے محفوظ ہو جاتا ہے، ایسے ہی روزہ دار روزہ رکھنے سے جسمانی اعتبار سے طاقت و صحت مند اور بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

جدید طبی تحقیقات کے مطابق روزے کا سب سے اہم جسمانی فائدہ یہ ہے کہ اس سے معدے کی اصلاح ہوتی ہے۔ آج میڈیکل سائنس کے ماہرین نے بھوک کے ذریعہ جسمانی اور دماغی مرض کا علاج شروع کر دیا ہے، کیوں کہ بھوک سے حرارت غزیری کو ایک نئی توانائی ملتی ہے اور باطنی فضلات صاف ہو جاتے ہیں جو بدن کی نشوونما اور جسم کی پرورش کے لیے کافی اہم ہیں۔ قربان جانیے معلم کائنات ﷺ کی نگاہ بصیرت پر کہ موجودہ سائنس آج جس حقیقت کا پتہ دے رہی ہے آپ نے اس حقیقت کو ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی بے نقاب کر دیا تھا۔

روزے کے اسی جسمانی فائدے کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے: ”صوموا تصحوا“ یعنی روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے۔

قرآن کریم میں روزے کا مقصد اور غرض و غایت یہ بیان کی گئی ہے کہ روزہ تقویٰ و طہارت، تزکیہ نفس اور صفائی قلب کے حصول کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو نفسانی خواہشات کو ختم کر کے اسے کنٹرول میں رکھتا ہے اور جب انسان اپنے نفس پر قابو پالیتا ہے تو اس سے بہت کم گناہوں کا صدور ہوتا ہے، کیوں کہ نفس ہی وہ شیطانی قوت ہے جو انسان کو بار بار بمعصیت کی دعوت دیتا ہے اور انسان نفس کا غلام بن کر گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کے ذریعہ جب نفسانی خواہشات کو توڑ دیا جاتا ہے تو انسان بے حیائی کا مجسمہ بننے کے بجائے شرافت و حیا کا پیکر جمیل نظر آتا ہے۔

جس طرح وضو اور غسل جسم کی غلاظت کو دور کر کے اسے پاک بنا دیتا ہے، ایسے ہی روزہ روح کو پاک کر کے آئینے کی طرح صاف و

صاحبہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں، بلکہ مزدور کا کام ختم ہوتے ہی مزدوری ادا کر دی جاتی ہے۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔ (مسلم شریف، ج: ۱، ص: ۳۶۳)

روزہ اور شفاعت:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ روزے بندوں کی شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا، اے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوت سے روکا، اس کے بارے میں میری شفاعت قبول کر۔ بارگاہ الہی میں عرض کے بعد روزے کی شفاعت قبول ہوگی۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

غرض کہ رمضان المبارک کا مہینہ اپنے دامن میں رحمت و مغفرت اور برکات و حسنات کی بے شمار سوغات لے کر آتا ہے اور روزہ دار ان قیمتی سوغات سے جہاں دنیوی فلاح و بہبود سے ہم کنار ہوتا ہے وہیں اخروی سعادت کی لازوال نعمتوں سے بھی مالا مال ہوتا ہے۔

روزہ نہ رکھنا ہلاکت اور محرومی کا سبب ہے:

رحمت و برکت کے اس موسم بہاراں سے فائدہ نہ اٹھانا بڑی محرومی کی بات ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

فان الشقی من حرم فیہ رحمة اللہ عزوجل۔

ترجمہ: یعنی بد نصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ (رمضان) میں بھی اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ (ابن ماجہ)

امام حاکم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

ترجمہ: روزے ڈھال ہیں جب تک کہ ان کو پھاڑ نہ ڈالے۔ اس حدیث میں روزے کو ڈھال فرمایا گیا، مطلب ظاہر ہے کہ ڈھال سے جس طرح انسان اپنی حفاظت کرتا ہے اسی طرح روزہ انسان کے نفس امارہ، شیطان اور جہنم سے حفاظت کرتا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ روزے کو پھاڑ نہ جائے۔

کسی صحابی رسول نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا، یا رسول اللہ! روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔

یعنی جس طرح پھٹی ہوئی ڈھال دشمن کے وار کو پورے طور سے نہیں روک سکتی اور کما حقہ اس کی حفاظت نہیں کر سکتی اسی طرح پھٹا ہوا روزہ بھی انسان کو نفس امارہ، شیطان اور جہنم سے پورے طور پر نہیں بچا سکتا۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کم من صائم ليس صومه الا الجوع والعطش.

ترجمہ: کتنے روزے دار ایسے ہیں کہ انھیں روزے سے بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے تو یہاں تک فرمادیا:

من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه.

ترجمہ: جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی ضرورت نہیں۔

لہذا حالت روزہ میں جھوٹ، چغلی، تہمت، گالی گلوچ، جھوٹی قسم، غیر محرم پر نگاہ ڈالنا اور اس طرح کے دیگر ناجائز کاموں سے حتی الامکان بچا جائے اور جہاں تک ہو سکے بھلائیاں جمع کرنے کی کوشش اور فکر میں لگے رہنا چاہیے۔ یہ ہماری اور آپ کی ذمہ داری ہے کہ رمضان المبارک کے موسم پر بہار میں خود بھی نیکیاں کریں اور مسلم معاشرے کے ہر فرد کو نیکیوں کی دعوت دیں۔ نماز، روزہ اور تراویح کا کمال ذوق سے اہتمام کریں، زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ غریب مسلمانوں کی مدد کریں، مسکینوں کی حاجت پوری کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو کار خیر کی توفیق دے اور ماہ رمضان کے دینی و اخروی سعادتوں سے مالا مال فرمائے، آمین، بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

تاخیر کا موقع نہ تذبذب کا محل ہے

یہ وقت عمل وقت عمل وقت عمل ہے



شفاف بنا دیتا ہے اور قلب کی ایسی صفائی ہو جاتی ہے کہ روزے دار اس کے پاکیزہ اثرات رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی محسوس کرتے ہیں۔ معلم کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

نور و اقلم بكم بالجوع و جاهدوا انفسكم بالجوع والعطش وادبوا قراع باب الجنة بالجوع فان الاجر في ذلك كاجر المجاهد في سبيل الله وانه ليس من عمل احب الى الله من جوع وعطش ولن يلج السمت من ملأ بطنه و فقد حلاوة الايمان.

ترجمہ: اپنے دلوں کو بھوک سے روشن کرو، بھوک اور پیاس سے اپنے نفس کا مجاہدہ کرو اور بھوک کے ذریعہ ہمیشہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہو۔ بے شک اس کا اجر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے اجر کے برابر ہے اور اللہ کے نزدیک بھوک اور پیاس سے رہنے سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل نہیں اور آسمان کے فرشتے اس شخص کے پاس نہیں آتے جس نے اپنا پیٹ بھرا اور عبادت کی مٹھاس کھودی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص: ۵۹)

روزے کے مندرجہ بالا جسمانی و روحانی فوائد و ثمرات کے باعث کہا جا سکتا ہے کہ روزہ بیک وقت دعا بھی ہے اور دعا بھی۔

روزے کے تقاضے اور ہماری ذمہ داریاں:

روزے کے حسنات و برکات اور فوائد و ثمرات اسی وقت کامل طور پر حاصل کیے جا سکتے ہیں جب کہ پیٹ کے روزے کے ساتھ جسم کے ہر ایک جز کا روزہ رکھا جائے۔ روزے کی اصل روح یہی ہے کہ ایک بندہ مومن رضائے الہی کے حصول کی خاطر کھانے پینے اور جماع سے رُک جانے کے علاوہ اپنے آپ کو برے اعمال سے بھی دور رکھے، برائیوں کا خیال تک دل میں نہ لائے۔

اگر حال یہ ہو کہ بندہ کھانا پینا تو چھوڑ دے مگر برے کام کو حسب عادت کرتا جائے، روزہ رکھ لے اور بیٹھ کر ٹی. وی. ریڈیو، کیمر بورڈ وغیرہ کھیلنے میں مشغول رہے تو یہ روزے کا تقاضا پورا کرنا نہ ہوا، بلکہ اس کا مذاق اڑانا ہوا۔ روزے کا بنیادی فلسفہ اور اعلیٰ منزل یہ ہے کہ دل و دماغ کو گندے خیالات اور برے تصورات سے پاک رکھا جائے۔

امام نسائی و ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابو عبیدہ اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الصيام جنة ما لم يخرفها.